رجسٹر نمبر............
فتوی نمبر.............
تاریخ اجراء..........

(عدالتی خلع کا شرعی حکم)

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میری بیوی نے عدالت میں خلع کا دعوی دائر کر دیا اور عدالت نے میری بیوی کو خلع کی ڈگری جاری کر دی، کیا اس صورت میں طلاق ہو گئی ہے یا نہیں؟ اگر ہو گئی ہے تو کون سی ہوئی ہے اور رجوع کی کیا صورت ہے؟

مستفتی: محمد انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ جمہور فقہاء رحمہم اللہ کے نزدیک خلع کے شرعاً درست ہونے کے لیے شوہر اور بیوی دونوں کی رضا مندی ضروری ہے، دونوں میں سے کسی ایک فریق کی رضا مندی کے بغیر شرعاً خلع درست نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی قاضی یا عدالت کو شرعاً اس کا اختیار ہے کہ وہ زوجین میں سے کسی ایک کی رضا مندی کے بغیر خلع کا فیصلہ دے، مگر پانچ عیوب کی بنا پر قاضی کو زوجین میں تفریق کا اختیار ملتا ہے، ایک اس وقت جب شوہر پاگل ہو گیا ہو، دوسرے جب وہ نان نفقہ ادا نہ کرتا ہو، تیسرے جب وہ نامرد ہو، چوتھے جب وہ بالکل لا پتہ ہو گیا ہو، پانچویں جب غائب غیر مفقود کی صورت ہو۔(ماخذ از اسلام میں خلع کی حقیقت: مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، ص:243)

پس اگر صورت مسئولہ میں ان شرائط کے مطابق خلع ہوا ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہو چکی ہے، اس صورت میں عدت میں یا عدت گزرنے کے بعد نئے مہر پر دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے، مگر اس صورت میں آئندہ صرف دو طلاقوں کا اختیار رہے گا۔

لما جاء في «المبسوط» للسرخسي:

فيحتمل الفسخ بالتراضي أيضًا وذلك بالخلع، واعتبر هذه المعاوضة المحتملة للفسخ بالبيع والشراء في جواز فسخها بالتراضي.

(كتاب الطلاق: ٦/ ٢٠٠، ط: دار الكتب العلمية)

وفي «بدائع الصنائع»:

وأما ركنه فهو الإيجاب والقبول؛ لأنه عقد على الطلاق بعوض

فلا تقع الفرقة ولا يستحق العوض بدون القبول.

(كتاب الطلاق: ٣/ ٢٢٩، ط: رشيدية)

وفي «الدر المختار»:

إذا توارى الخصم فالمتأخرون أن القاضي ينصب في الكل.

(كتاب القضاء: 8/ 122، مكتبة رشيدية)

والله أعلم بالصواب

كتبہ: حذیفہ طاہر

دارالافتاء

العصر تعلیمی مرکز پیر محل

2/2/1444ھ=30/8/2022م